سوال

(150)قریب نماز عشاء کے نماز مغرب اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کرسکتے ہیں یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب باجماعت ہو چکی ہے، جب وقت قضا ہوا اور عشاء کی نماز کا وقت آ گیا، تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا باجماعت مع اذان و اقامت کے پڑھی، ایسی صورت میں ان کو نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے، ساتھ اذان و اقامت کے یا بغیر جماعت کے،

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ہو چکی تھی، تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، بلکہ جواز ثابت ہے۔ ابوداؤد ترمذی میں ابو سعید سے مروی ہے۔ ۱ ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ علیہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ من یتصدق علیٰ ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم فصلی معہ
ترجمہ: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جماعت ہو چکی تھ آپ نے فرمایا، کوئی اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے تو ایک آدمی نے اُٹھ کر اس کے ساتھ نماز پڑھی ہے ترمذی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو جائے، اس میں کوئی قوم دوبارہ جماعت کرا سکتی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے۔
نیل الاوطار میں ہے: وقد استدل الترمذی بھذا الحدیث علی جواز ان یصلی اقوم جماعة فی مسجد قد صلی فیہ قال و بہ یقول احمد و اسحاق اھ تعلیق المغنی علی الدار قطنی میں ہے۔ ۲ ان تکرار الجماعة فی المسجد الذی قد صلی فیہ مرة واحدة او اثنتین او ثلاثة او اکثر من ذلک بلا کراھة جائز و عمل علی ذلک الصحابة و التابعون و من بعد ھم و اما القول بالکراھة فلم یقم دلیل علیہ بل ھو قول ضعیف انتھی
ترجمہ: جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں دو تین یا زیادہ مرتبہ جماعت کی تکرار بلا کراہت جائز ہے۔ اسی پر صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے۔ اور مکروہ کہنے کی کوئی مدلیل نہیں ہے۔ اور یہ قول ضعیف ہے۔
پس صورت مسئولہ میں ان کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیے، رہی یہ بات کہ اذان و اقامت ہو یا نہ ہو، سو ادائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہو چکی ہو، کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا، ہاں فعل حضرت انسؓ سے ثابت ہوتا ہے، کہ ہونا چاہیے صحیح بخاری میں ہے۔ جاء انسؓ الیٰ مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام و صلی جماعة رواہ البخاری معلقا یعنی حضرت انسؓ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی، پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی، اور قضا فوایت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث لیلة التعریس و حدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔
۳ فامر بلالا فاذن واقام
ترجمہ: بلال کو حکم دیا اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی۔

نیل الاوطار میں ہے۔ ۴ استدل بالحدیث علی مشروعیۃ الذان والاقمۃ فی الصلوۃ المقضیۃ وقد ذھب الیٰ استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والناصر وابو حنیفۃ واحمد بن حنبل وابو ثور عالمگیر یہ میں ہے من فاتتہ صلٰوۃ فی وقتھا فقضاھا اذن لھا واقام واحدا کان او جماعۃ کذا فی المحیط۔

ترجمہ: اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ جماعت ہو جانے کے بعد اذان اور اقامت مشروع ہے، امام ابو حنیفہ، ناصر، قاسم، ہادی، احمد بن حنبل اور ابو ثور اس کو مستحب جانتے ہیں۔

اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوایت ہوتی ہے، اذان ہو چکی ہو، تاکہ یہ نماز قضا موافق ادا کے ہو۔ واللہ اعلم

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 47-49

محدث فتویٰ